ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۳

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۰؎ ششماہی للعہ سہ ماہی ۱؍

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۲ | مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم رمضان ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔

۲۔ خاندان نبوت و خاندان خلیفہ اول رضؓ میں خیریت ہے۔

۳۔ مجلس شاورت کا اجلاس ۲-۳-۴ اپریل کو ہوگا۔ ایجنڈا اور پروگرام سکرٹری صاحب مجلس کی طرف سے انجمنوں کو بھیجا رہا ہے۔

۴۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گورداسپور میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں بعض معززین قادیان بھی شریک ہوئے۔

۵۔ سب کمیٹی حسب الحکم حضرت امام بجٹ سالانہ ۲۶-۲۷ء پر غور کر رہی ہے۔

۶۔ (۱۳ مارچ) سحری سے آج ۱۶ مارچ تک بارش ہوتی رہی۔

۷۔ اس دفعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے ۸۳ طلبا امتحان انٹرنس میں شریک ہوئے ہیں۔

ہائی سکول میں سالانہ امتحان ہو رہا ہے ⁂

اخبار احمدیہ

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

خدا کے فضل سے یہاں تبلیغ جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اس ہفتہ میں بھی سات آدمی احمدی ہوئے ہیں جن کے بیعت کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور ارسال کرتے ہیں۔ ایک بڑے عالم بھی احمدی ہوئے ہیں۔ جن کی استقامت کے لئے احباب دعا کریں۔ ان کے زیر اثر تین چار سو کے قریب لوگ ہیں۔ ان کو بھی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ ایک اور شخص جو بہت پُر جوش اور دلیر ہے۔ احمدی ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ تبلیغ خوب جاری ہے۔ وہ بخاری۔ مسلم اور قرآن کریم اٹھا کر علماء اور شہر کے بڑے بڑے لوگوں کے پاس جاتا۔ اور کہتا ہے۔ بتلاؤ کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے ہیں ⁂

بعض غیر احمدی مخالفت میں سخت اندھے ہو رہے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف عجیب عجیب باتیں مشہور کرتے ہیں۔ ایک دن لوگوں میں یہ وعظ کیا گیا۔ کہ احمدیوں کا مکہ قادیان ہے۔ اگر کوئی شخص وہاں نہ جائے۔ تو اس کا حج نہیں ہوتا۔ اسیر امیر جماعت احمدیہ نے خط لکھا کہ اس کا ثبوت دو۔ یہ تم نے کس سے سنا۔ یا کہاں پڑھا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہم کئی احمدی ایسے بتلا سکتے ہیں۔ کہ وہ حاجی ہیں۔ اور حج سے قبل قادیان نہیں گئے۔ احباب خاص طور پر کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت علی از تاپا نولی (سماٹرا)

جماعت احمدیہ جہلم کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ جہلم کا جلسہ ۲ اور ۳ مارچ کو ہوا۔ جس کا اعلان پہلے سے بذریعہ اشتہار کیا گیا تھا۔ پہلے دن مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری کی تقریر اسلام اور آریہ مذہب پر ہوئی۔ اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی نے فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بیان فرمائے۔

دوسرا اجلاس آٹھ بجے شروع ہوا۔ جس میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری نے ختم نبوت پر تقریر کی۔ دوسرے دن ۳ مارچ کی کارروائی چار بجے شام شروع ہوئی۔ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تقریر وفات مسیح علیہ السلام پر ہوئی۔ اس کے بعد

ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب اسسٹنٹ سرجن نے ہستی باری تعالیٰ پر اعتراضات کے جواب پر مدلل اور پُر از مفید معلومات تقریر کی۔ دوسرا اجلاس رات کے ۸ بجے شروع ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود پر ایک دلکش تقریر کی ۔

غیر احمدیوں کے ساتھ مناظرہ کے لئے لمبی خط و کتابت کے بعد قرار پایا۔ کہ بوقت پانچ بجے شام بر مکان شیخ محمد شفیع صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل (جو ایک منصف مزاج غیر احمدی ہیں) شرائط مناظرہ طے کرنے کے واسطے فریقین کے تین تین آدمی پہنچ جائیں۔ مگر چونکہ غیر احمدیوں کی نیت بخیر نہ تھی۔ اور وہ بجائے مناظرہ کے ہمارے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنی چاہتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے چار بجے جبکہ ہماری تقریر اسلام اور آریہ مذہب پر شروع ہوئی۔ لوگوں کو روکنے کے لئے ہمارے بالمقابل اپنا اڈا جمالیا۔ اور علماء سو حسب عادت مسلسل تالیہ سے برخلاف افتراء پردازی کرکے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کو توڑ مروڑ کر پبلک کے سامنے پیش کرتے رہے جب تک ہمارے لیکچر شروع رہے۔ انہوں نے بھی لوگوں کو آریہ مذہب کا بطلان اور فضائل نبی کریم سننے سے روکے رکھا۔ چونکہ تصفیہ شرائط کے واسطے پانچ بجے بر مکان شیخ محمد شفیع صاحب وکیل حسب وعدہ حاضر ہونا ضروری تھا۔ اس واسطے ان کے مکان پر حاضر ہو کر ان کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ چونکہ غیر احمدیوں کے خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ہم مشربوں کی نیت صرف جلسہ میں گڑبڑ کرنے کی ہے۔ اس واسطے ہم ان کو اپنے جلسہ میں وقت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے چند منٹ بعد ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے سب انسپکٹر صاحب پولیس نے حکم دیا۔ کہ مناظرہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے۔

غیر مبایع بھی غیر احمدیوں سے کم نہ رہے۔ انہوں نے عین اس وقت جب صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر ختم ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو مشتبہ کرنے کے لئے یہ جانتے ہوئے کہ سب انسپکٹر صاحب پولیس نے مناظرہ بند کر دیا ہے۔ ایک غیر احمدی کی دکان سے اعتراضات شروع کر دئے۔ جناب شیخ محمد شفیع صاحب وکیل نے فرمایا۔ کہ وہ مناظرہ کے واسطے وقت مقرر کرانا چاہتے ہیں اسپیران کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ ہم نے ان کے جلسہ میں دست اندازی نہیں کی تھی۔ ان کو بھی ہمارے جلسہ میں دخل نہیں دینا چاہیئے تھا۔ نیز سب انسپکٹر صاحب نے مناظرہ بند کر دیا ہوا ہے اس لئے مناسب نہیں۔ کہ یہ سلسلہ سوال و جواب جاری رکھا جائے۔ اسپر جلسہ برخاست ہوا اور ہمارے علمائے کرام رات کو گیارہ بجے کی گاڑی پر دہلی تشریف لے گئے۔ جہاں انہیں ۷ مارچ کی شام یا ۸ مارچ کی صبح کو پہنچنا تھا ۔

گو معاندین سلسلہ حقہ احمدیہ نے ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور لوگوں کو ہمارے لیکچر سننے سے روکے رکھا۔ تاہم خدا کے فضل و کرم سے پروگرام کے مطابق ہمارا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

آخر میں جماعت احمدیہ جہلم شیخ الہ دین صاحب مالک ... کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے باوجود غیر احمدی ہونے کے مخالفوں کی سرتوڑ کوشش اور بار بار منع کرنے کے ہم کو اپنی جگہ میں جلسہ کرنے کی اجازت دی ۔

خاکسار عبدالحکیم سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جہلم

انسپکٹر تبلیغ ضلع لائل پور

جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ منشی نعمت اللہ خان صاحب مبلغ کو علاقہ لائل پور میں ایک ہفتہ تک بھیجا جائے گا تا اطلاع ثانی وہ اس علاقہ میں بطور انسپکٹر کام کرینگے۔ یعنی ان کا فرض سب سے پہلے یہ ہوگا۔ کہ وہ جماعتوں کا معائنہ کریں کہ وہ کس رنگ میں اور کس جوش کے ساتھ تبلیغ کا کام سرانجام دے رہی ہیں تبلیغ کے متعلق جو ہدایات وہ دیں سکرٹری صاحبان انکو ذہن نشین کریں اور تبلیغ کے متعلق اگر کوئی رجسٹر ہوں تو انکے مطالبہ پر انکو دکھلادیں ناظر دعوۃ و تبلیغ

تعمیر مساجد احمدیہ

ہر وہ جماعت احمدیہ جس کی شہری آبادی دس ہزار سے کم نہیں۔ اور جس کے پاس کوئی مسجد نہیں ہے۔ تعمیر مساجد فنڈ کے سلسلہ میں اپنی مقامی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھکر اپنی مسجد کا نقشہ مع تخمینہ تعمیر بہت جلد خاکسار دفتر ہذا میں بھیجدے۔ تاکہ مشاورت کے موقعہ پر اندازہ ہوسکے۔ کہ کس قدر مساجد کی ضرورت ہے، اور کس قدر سرمایہ کا انتظام کرنا ہوگا۔

ذوالفقار علیخان۔ قائمقام ناظر اعلیٰ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب برائے امتحان

سال رواں کے لئے چشمۂ معرفت احمدیت یعنی لیکچر لنڈن کو امتحان کے لئے بطور کورس مقرر کیا گیا ہے۔ احباب تیاری فرمائیں۔ ان کتب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض جماعتوں میں سے چند افراد امتحان میں حصہ لیتے ہیں۔ مہربانی فرماکر سکرٹری صاحبان اپنی اپنی جماعت میں سے ہر ایک پڑھے لکھے کو محسوس کرائیں۔ کہ امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے بہتر اور مفید ہے کہ انہی کتب کا درس شروع کر دیا جائے۔ محمد دین ناظر تعلیم و تربیت

اعلان بیعت

میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی ہوں۔ جملہ عقائد احمدیہ پر میرا صدق قلب ایمان ہے۔ اور احمدیت سے محرومی کا انجام غضب الٰہی اور رسوائی دارین یقین جانتا ہوں ۔

خاکسار چودھری محمد شفیع نسیم ۔ نیا میانہ پورہ متصل شہر سیالکوٹ

درخواست دُعا

جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور بہت عرصے سے بیمار ہیں۔ دن بدن ان کی صحت خراب ہوتی جارہی ہے۔ احباب از راہ کرم ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ سید عبدالحی احمدی از لاہور

(۲) بندہ کی لڑکی بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا نذیر علی ۔ قادیان

(۳) تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جماعت دہم کی امتحان میں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکساران۔ طلباء جماعت دہم

(۴) میرا اکلوتا بچہ چند ماہ کی عمر میں فوت ہوگیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے ۔ عبید اللہ از لاہور

(۵) شہر سیدوالہ اور اس کے گرد و نواح میں بیماری طاعون کا بہت زور ہے۔ جمیع احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیدوالہ کے کل افراد کو محفوظ و مصئون رکھے۔

بندہ امسال ایف اے کا امتحان دینے کی تیاری کر رہا ہے ۔ کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں ۔

عاجز محمد ابراہیم سکرٹری انجمن احمدیہ سیدوالہ،

ولادت

(۱) منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ ایم۔ بی مڈل سکول میانی ضلع شاہ پور کے گھر ۲۶ و ۲۷ فروری کی رات لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

(۲) ۳ مارچ ۱۹۲۶ء اللہ تعالیٰ نے عاجز کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس کا نام عبدالسبحان رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مولود کے لئے دُعا فرمائیں ۔ خاکسار مصباح الدین احمد ۔ قادیان

دُعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ کا جو مخلص، وفا شعار، پاک نفس احمدی خاتون تھی۔ ۵ مارچ انتقال ہوگیا مقامی جماعت نے جنازہ پڑھا لیکن دیگر احمدی برادران کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ اپنا ایک بچہ بعمر ۱/۲ ۵ سال چھوڑ گئی ہے۔ جو خدمت دین کیلئے اسکی پیدائش سے بھی پہلے وقف کیا ہوا ہے۔ کیونکہ دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے تو اسکو خدمت دین کیلئے وقف کیا جائیگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل متقی، خادم دین بنادے۔ علی محمد احمدی تحصیلدار چکوال

(۲) ۲۸ فروری ۱۹۲۶ء میرے والد بزرگوار جناب ڈاکٹر محمد ساجد اللہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص اور پرجوش احمدی تھے۔ اور صوم و صلوٰۃ کے نہایت پابند تھے۔

خاکسار محمد محمود عثمانی از پانی پت + (۳) افسوس جناب مولوی غلام حسن صاحب کی اہلیہ مکرمہ ۱۹ فروری کو بروز جمعہ فوت ہوگئیں۔ مرحومہ کی خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ ...... انکی مغفرت کے لئے دعا کرینگے۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ منگھیانہ۔

(۴) میرے والد چودھری محمد حسین خادم صاحب ۸ فروری ۱۹۲۶ء کو فوت ہوگئے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ عبدالسلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ مارچ ۱۹۲۶ء

ہندو دھرم میں گاؤ کشی

گذشتہ پرچہ میں گاؤ کشی کے خلاف اس کوشش کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو پنجاب کونسل میں ہندو ارکان کونسل کی طرف سے کی گئی ہے۔ اس قسم کی کوششیں ہر جگہ اور ہر مقام پر جاری ہیں۔ جن شہروں کی میونسپل کمیٹیوں میں ہندو ممبروں کی کثرت ہے۔ ان میں وہ اسی قسم کی تجاویز پاس کرا رہے ہیں۔ اور جہاں جہاں انہیں موقعہ ملتا ہے۔ وہیں اس مقصد کے حصول میں سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس لحاظ سے تو ہندوؤں کی اس بارے میں تگ و دو قابل تعریف ہے۔ کہ جس بات کو وہ اپنے مذہب کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس کے انسداد میں پوری کوشش اور سعی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ گائے ذبح کرنے کو انہوں نے ہندو دھرم کے خلاف کیونکر سمجھ لیا اور وہ کیوں مذہبی طور پر گائے کو اس قدر عظمت دیتے ہیں۔ بحالیکہ ہندو دھرم کی قدیم روایات اور ان کی مذہبی کتب میں جا بجا گائے ذبح کرنے اور اس کا گوشت مذہبی تقریبوں میں استعمال کرنے کا ذکر موجود ہے۔ اس بات کا اعتراف خود بڑے بڑے مشہور اور سرکردہ ہندوؤں نے بھی کیا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پراچین سمہ میں ہندو گائے کا گوشت بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ کھاتے تھے لیکن باوجود اس کے موجودہ زمانہ کے ہندو اس کے اس قدر خلاف ہیں۔ کہ وہ لوگ جو مذہبی طور پر گائے کا گوشت کھانے کا حق رکھتے ہیں۔ انہیں بھی اس سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

ذیل میں ہم ہندو دھرم میں گائے اور دوسرے جانوروں کا گوشت استعمال کرنے کے متعلق چند حوالجات پیش کرتے ہیں۔ جن کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے کہ وہ ہمارے یا کسی اور غیر ہندو کی تلاش اور تجسس کے رہین منت نہیں ہیں۔ بلکہ آریوں کے اخبار "آریہ ویر" راولپنڈی کی حال ہی کی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہیں۔ جس نے اپنے ۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء کے خاص نمبر میں اور یکم مارچ ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں درج کئے ہیں قبل اسکے کہ وہ حوالجات درج کئے جائیں اخبار مذکور کے حسب ذیل الفاظ پیش کرتے ہیں :-

"پورانک دھرم میں گائے۔ بیل بھینس۔ بکری بھیڑ مچھلی آدمی (وغیرہ) پشو (چوپایا) پکھشی (پرند) کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو مار کر کھا جانے سے مہان پنہ (ثواب عظیم) نہ مانا ہو۔ رامائن مہابھارت پوران اور سوتر گرنتھ۔ اس طرح کے مانس منڈن سے بھرے پڑے ہیں۔ ذرا دیکھنے کی تکلیف کیجئے۔ کیا یہ اس مت کی خوبی نہیں ہے مسلمانوں کے مت میں کئی پشو حرام مانے ہیں۔ لیکن پورانک مت میں یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ اس میں انگھنیا گئو کو بھی مار کر کھا جانے کا ودھان ہے"

اس مجمل بیان کی تفصیل کے لئے حسب ذیل حوالجات ملاحظہ ہوں :-

(۱) "یگیہ اور شرادھ میں بلایا ہوا برہمن بیدی (اگر) گوشت نہ کھائے۔ تو پتت (ناپاک) ہو جاتا ہے"

(ویاس سمرتی ۳۳/۵۵)

(۲) "شرادھ دیو کرم میں بلایا ہوا برہمن اگر مانس نہ کھائے تو جتنے اس پشو کے شریر پر بال ہیں۔ اتنے برس نرک میں رہتا ہے" وششٹ سمرتی ۱۱/۳۱

(۳) "گائے اور بیل کا مانس کھانے کے لائق ہے"

(آپس تمبہ گرہیہ سوتر پہلا پٹل ۵ کنڈکا ۱۷)

(۴) اتتھی پوجن اور مدھو پرک شرادھ اور وواہ کے موقعہ پر گئو کو مارنا چاہیئے"

(آپس تمبہ گرہیہ سوتر کھنڈ ۳)

(۵) گئو مانس سے ایک ورش تک پتر ترپت رہتے ہیں"

(آپس تمبہ پرشن ۲ پٹل ۷ کنڈکا ۱۶/۱۴)

(۶) کورم پوران ادھیائے ۱۷ شلوک ۴۰ میں لکھا ہے۔ کہ شرادھ اور یگیہ میں بلایا ہوا براہمن اگر مانس نہیں کھاتا تو جتنے پشو کے بال ہیں۔ اتنے نرکوں میں پھر کر جاتا ہے۔

(۷) شرادھ میں جو خاص خاص بھوجن کھلایا جاتا ہے۔ اس سے خاص خاص وقت میں پتروں کی ترپتی رہتی ہے۔

گرڑ پوران ادھیائے ۹۹ میں دودھ سے ایک ماہ مچھلی کے مانس سے ۲۔ ہرن کے مانس سے ۳۔ مینڈھے سے ۴ پرندوں سے ۵۔ بکرے سے ۶۔ چتکبرے مرگ سے ۷۔ این ہرن سے ۸۔ رورو ہرن سے ۹۔ سور سے ۱۰۔ اور خرگوش سے ۱۱ ماہ تک پتروں کی ترپتی لکھی ہے۔

(۸) مچھ پوران ادھیائے ۲۰ میں بھی یہ ہی ذکر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کچھوے کے مانس سے ۱۱ ماہ تک اور گینڈے کے مانس سے ۱۲ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔

(۹) مچھ پوران ادھیائے ۱۷ اشلوک ۳۰ و ۳۵ میں آیا ہے کہ شاک (مچھلی) اور کھڈگ (ہرن) کے مانس سے بے انتہا زمانہ تک پتر ترپت رہتے ہیں۔

(۱۰) اگنی پوران ادھیائے ۱۶۳ شلوک ۳۰-۳۱-۳۲ میں بھی گرڑ پوران کے سمان ہی لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ گیا میں جا کر شرادھ میں گینڈے کا مانس بھوجن کرایا جائے۔ تو لا انتہا زمانہ تک پتر ترپت رہتے ہیں۔

(۱۱) وایو پوران میں بھی مچھ پوران کی طرح ہی لکھا ہے ادھیائے ۸۲ شلوک ۶ لغایت ۹۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ گینڈے کے مانس سے بارہ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ ایک قسم کا ہرن اور کالے رنگ کا بکرا اور گودھ (گوہ) کے مانس سے بے انتہا زمانہ تک ترپت رہتے ہیں۔

(۱۲) وشنو پوران انش ۳ ادھیائے ۱۶ میں لکھا ہے کہ گینڈے کے مانس سے بھی پتر ہمیشہ ترپت رہتے ہیں۔

(۱۳) مارکنڈے پوران ادھیائے ۳۲ شلوک ۳۳ میں لکھا ہے کہ گو لمبے سینگ کے گینڈے کا مانس پتروں کو دیا جائے تو جب تک سورج ہے۔ تب تک پتروں کی ترپتی رہتی ہے"

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں گوشت خوری کے متعلق یہ احکام اور ہدایات ہی نہیں۔ بلکہ ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان پر عمدگی کے ساتھ عمل بھی کیا جاتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے :-

(۱) "کوشک رشی کے پتر گرگ رشی کے شاگردوں نے گئو کو مارا اور اس کا مانس شرادھ میں کھایا" (شو پوران دھرم سنگھتا ادھیائے ۶۳)

(۲) متسیہ پوران ادھیائے ۲۰ میں بھی کتھا ملتی ہے۔ جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے

(۳) رشی دیو راجہ نے یگیہ کیا۔ اور اس میں اسقدر پشو مارے کہ ان کی کھالوں کو اکٹھا کرنے سے چرمنتی نام ندی بہ نکلی۔

(شانتی پرب مہابھارت ادھیائے ۲۹ شلوک ۱۲۳/۱۲۲)

(۴) برہم وی ورت پوران میں کتھا آئی ہے۔ کہ منو نے نربدا کے کنارے ہزارہا راجسو یگیہ کئے۔ اور تین کروڑ براہمنوں کو برہم بھوج کھلایا۔ جن کے واسطے پانچ لاکھ گائیں کاٹی گئیں۔ اور ان کو کھلائی گئیں۔

(۵) اسی برہم وی ورت پوران میں آیا ہے۔ کہ راجہ چیتر نے یگیہ کیا۔ اس میں سو ندیاں گھی۔ سو ندیاں دہی کی۔ سو دودھ کی۔ اور کئی شہد کی استعمال کی گئیں۔ اور کھانڈ کے ہزارہا ڈھیر اکٹھے کرنے کے علاوہ پانچ کروڑ گئوؤں کے مانس کا ڈھیر لگایا گیا۔ اور یہ سب سامگری براہمن دیوتاؤں کے پیٹ شریف میں چلی گئی۔

(۶) راجہ رنتی دیو کی پاک شالہ (بھوجن شالہ) میں دو ہزار پشو روزانہ قتل کئے جاتے تھے۔ اور دو ہزار گئوؤں کا بھی قتل کیا جاتا تھا (مہابھارت بن پرب ۲۰۷ ادھیائے شلوک ۸/۹)

(۷) سیتا نے جنانکی کو کہا۔ کہ تیری ہزار گھڑوں اور شراب کے سو گھڑوں سے سیوا کروں گی۔ جب واپس آؤنگی۔
(بالمیک رامائن اجودھیا کانڈ سرگ ۵۲)

ممکن ہے۔ بعض متعصب اور ہٹ دہرم ہندو اور آریہ ان حوالجات کو بعد کی ملاوٹ کہدیں۔ یا ان کے معنے الٹ پلٹ کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے زمانہ حال کے بڑے بڑے ودوانوں کی آراء بھی پیش کی جاتی ہیں۔ جو انہوں نے ہندو دہرم میں گوشت خوری کے متعلق ظاہر کی ہیں۔

(۱) لوکمانیہ تلک نے بڑودہ کانفرنس میں لیکچر دیتے ہوئے کہا "جین دہرم کی بزرگی آج براہمن دہرم والے انہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن دو ہزار سال پہلے ایسا نہیں تھا۔ اس وقت براہمن اور جین ایک دوسرے کے دہرم میں جاتے تھے میگھ مت میں پشو بدھ کا ورنن کرتے ہوئے کوی کالیداس نے کہا ہے۔ کہ ندیوں کا پانی بھی پشو بدھ کئے پرانیوں کے لہو سے لال ہو جاتا۔ اتنا پشو بدھ کیا جاتا تھا۔"
(کیسری اخبار پونا ۱۳ دسمبر ۱۹۰۴ء)

(۲) پنڈت گودھر شرما چترویدی لکھتے ہیں:۔ "کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یگیوں میں پشو ہنسا اور مانس بھکشن شرتی (وید) کے مطابق نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جین اور بدھ وغیرہ مت سناتن دہرم سے علیحدہ کیوں ہوتے۔ ہاں آج کہیں سماجی کسی کی دیکھا دیکھی یہ کہنے کا ساہس کریں پرنتو وشنو مت کے آچاریہ رامانج نے بھی وید (؟) میں پشو ہنسا کو سوکار کیا ہے۔"
(سمرتی وردھ پرہار پرکاشک سرسوتی بھنڈار کاشی ۸۳)

(۳) منی لال نتھو بھائی دویدی سدھانت سار پرستک میں لکھتے ہیں:
"جیسے یگیہ میں گئو بدھ کی اجازت ہے۔ ویسے ہی مدھو پرک کے واسطے گئو بدھ کی اجازت تھی۔ مانس بغیر مدھو پرک نہیں۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جو گئو آج اس قدر پوتر مانی گئی ہے۔ وہ براہمین کال میں یگیہ کے وقت ماری جاتی تھی۔"

(۴) پنڈت بھیم سین لکھتے ہیں "ہماری قوم والے [illegible] لوگوں کا مت یہ ہے۔ کہ ویدوں میں گوشت اور شراب کا ذکر نہیں ہے اور اگر ہے۔ تو وہ ملاوٹ ہے۔ یا اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ جو ایسا مانتا ہے۔ وہ آریہ سماجیوں کا بڑا بھائی وید دوہی ہے۔"
(براہمن سروسو بھاگ ۷ انک ۵ صفحہ ۱۹۸)

(۵) پنڈت جوالا پرشاد مصر لکھتے ہیں: "شرادھ میں مانس کھلانے سے [illegible] دوش (پاپ) مانا ہے۔ شرادھ [illegible] کہ براہمن جو مانس کو نہ کھاوے۔ وہ مرکر [illegible]

تک پشو ہوتا ہے۔ یہاں بہت سے وچنوں میں مانس اور مدھو اچھے کہے ہیں۔ اور ہیماوری میں دیول کا بھی کہنا ہے کہ مانس کے بغیر شرادھ نہ کئے کے برابر ہے۔"

ہندو دہرم کی مذہبی کتب کے ان حوالجات کی بناء پر جو اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ اور زمانہ حال کے ان ہندو عالموں کی آراء کے نتیجہ میں یہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ ہندو دہرم میں گوشت خوری کا پورا پورا رواج تھا۔ اور ہر قسم کے چوپایوں اور پرندوں کا گوشت نہ صرف عام طور پر کھایا جاتا تھا۔ بلکہ مذہبی رسوم کی ادائگی کے لئے گائے وغیرہ کا گوشت ضروری سمجھا جاتا تھا۔

اندلس اور کابل

زمیندار (۷ مارچ) اندلس میں اسلامی حکومت کی تباہی و بربادی کی وجہ بیان کرتا ہؤا لکھتا ہے:۔

"ایک پادری اٹھتا تھا۔ اور کسی مکان کی چھت پر چڑھ کر حضور سرور کائنات مو افضل التحیات پر باواز بلند بازاری گالیوں کا چھاڑ باندھ دیتا تھا۔ حکومت کے پیادے اسے کشاں کشاں قاضی کے اجلاس میں لیجاتے تھے۔ قاضی اسے لاکھ سمجھاتا تھا۔ مگر وہ اپنی ملعون روش پر مصر رہکر برابر گالیاں دئیے چلا جاتا تھا۔ شریعت مجبور ہو کر اسکے حق میں آخری سزا تجویز کرنی پڑتی تھی۔ اور یہ بدبخت تبرا باز گالیاں بکتا ہؤا خوشی خوشی سولی پر چڑھ جاتا تھا۔ اسپر ملک بھر کے مسیحی حلقوں میں کھلبلی پڑجاتی تھی۔ اور عوام کالانعام سمجھنے لگتے تھے۔ کہ پادری صاحب مسیح کی راہ میں شہید ہو گئے۔ اس قسم کی شہادتیں اندلس میں عام ہو گئی تھیں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ کئی سو سال کے بعد وہ کیا رنگ لائیں"

اگر یہ حالات صحیح ہیں۔ تو ان لوگوں کو جو حکومت کابل کو احمدیوں پر ظلم وستم جاری رکھنے کی پُرزور ترغیب و تحریص دلاتے اور احمدیوں کو شہید کرنے پر مبارکبادوں کے تار دیتے رہے ہیں۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کہاں تک کابل کے خیرخواہ ہیں۔ اگر اندلس کی عظیم الشان اسلامی حکومت ان پادریوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بدزبانی کرتے تھے قتل کرنے کے نتیجہ میں تباہ و برباد ہو گئی۔ تو کیا وہ حکومت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر جانیں فدا کرنیوالے اور آپ کی شان اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرنیوالے احمدیوں کو قتل کرے۔ اس کا انجام بخیر ہو سکتا ہے۔ یہ بات سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں اور جفاکاروں کو جو مہلت اور ڈھیل ملتی ہے۔ اسے یہ اور ان کے حامی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ خدا نے ظالموں کے متعلق اپنا قانون بدل دیا ہے ٭

تعدد ازدواج کی ضرورت

چند دن ہوئے بنگلور کا ایک تار اخبارات میں شائع ہؤا تھا جس میں ریاست میسور کے ایک مقدمہ کا ذکر تھا۔ جس کا فیصلہ چیف کورٹ نے کیا تھا۔ مقدمہ یہ تھا:۔

"ایک کمزور اور مریض عورت پر اس کے خاوند نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ حقوق زوجیت ادا کرے۔ ماتحت عدالت نے تو خاوند کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ مگر عورت کی طرف سے چیفکورٹ میں اپیل کی گئی اور اس کو عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ عدالت میں اس کا طبی معائنہ ہؤا تو معلوم ہؤا۔ کہ وہ نہایت ہی نحیف ہے۔ اور فرائض زوجیت ادا کرنے کے قابل نہیں۔ ادنیٰ عدالت نے تو ہندو قانون کے بموجب اس کے خاوند کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا۔ مگر چیفکورٹ نے طویل سماعت کے بعد عورت کی جسمانی حالت پر غور کر کے ادنیٰ عدالت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ اور خاوند کے دعویٰ کو خارج کر دیا" (سیاست ۲۶ فروری ۲۶ء)

یہ مقدمہ جس وجہ سے خارج ہؤا۔ وہ ان وجوہات میں سے ایک ہے جنہیں مرد کے لئے دوسری شادی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ مذاہب جن میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی ان میں یہ اجازت ہے کہ شادی شدہ عورت کو علیحدہ کر دیا جائے۔ ان کے پیرو بتائیں کہ ایسی حالت میں جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں ہے۔ مرد کیا کرے۔ سوائے اس کے اس کے لئے کوئی صورت ہے کہ وہ دوسری شادی کرے۔ اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر اعتراض کرنے والے لوگوں خصوصاً آریوں کو اس کا جواب دینا چاہیئے ٭

ٹنکارا میں انسانی پوجا

پچھلے دنوں آریوں نے علاقہ گوجرات کی ایک ریاست موروی کے ایک گاؤں ٹنکارا کو سوامی دیانند کی جائے ولادت قرار دیکر جلسہ کیا جس میں دور دور کے آریہ صاحبان شریک ہوئے۔ اس کا ذکر کرتا ہؤا آریہ اخبار آریہ گزٹ (۴ مارچ) لکھتا ہے۔

"نگر کیرتن (جلوس) میں مہاراجہ موروی شامل تھے گاؤں کی دیویوں نے راستہ میں جگہ بجگہ ان کو پھولوں کی مالائیں پہنائیں اور ان کی پوجا کی۔ اور ایک پنجاب سے دور دیس میں یہاں کے اور یوپی کے آریوں نے ویدک دہرم کی جے کے نعرے لگائے"

اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ سوامی جسے ساری دنیا کا مصلح اور رشی مہارشی قرار دیا جاتا ہے۔ اسکی اصلاحی کوششوں سے اس کا اپنا گاؤں کہاں تک اثر پذیر ہؤا ہے۔ عین اس موقعہ پر جبکہ دور دور سے آریہ صاحبان وہاں پہنچے ہوئے تھے ان... کے جلوس میں مہاراجہ موروی کی پوجا کی گئی۔ اگر آریہ سماج نے انسانوں کی پوجا جائز قرار دے دی ہے تو الگ بات ہے۔ ورنہ یہ واقعہ ان کے تمام دعاوی پر پانی پھیر رہا ہے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

حقیقی عبادت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۵ مارچ ۱۹۲۶ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اس کی ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اللہ تعالےٰ کی تقدیر اور قدرت

ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے۔ انسان ہی کرتا ہے خدا تعالےٰ کا اس کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ بندہ کا اپنے اعمال سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں ان دونوں خیالوں کو رد فرماتا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں ہی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہو ایاک نعبد کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری ہی بندگی اور عبودیت اختیار کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ

عبودیت کیا ہوتی ہے

عبودیت کے یہ معنی نہیں۔ کہ کوئی انسان نماز پڑھ لے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو کسی کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے کیا تعلق۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے۔ فلاں میرا غلام ہے کیونکہ وہ دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ نماز کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور سلام اور حاضری ہے۔ پھر کیا کبھی کوئی حاضری اور سلام سے غلام کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک دو بار نہیں بلکہ دس بیس دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ لیکن اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتا۔ تو وہ کبھی اس کا غلام نہیں کہلا سکتا۔ پس جب خدا تعالےٰ سورہ فاتحہ میں یہ سکھاتا ہے۔ کہ کہو ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ منشا نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی نماز پڑھ لے۔ اور کچھ نہ کرے۔ تو وہ عبد بن جائے گا۔ کیونکہ ۲۴ گھنٹہ میں ۵ دفعہ سلام کو جانا عبودیت نہیں کہلا سکتی۔ اتنی عبودیت تو دوست اپنے دوستوں کی یا محلہ والے ایک دوسرے کی بھی کر لیتے ہیں۔ جب دن میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس عبودیت کا حکم دیا ہے وہ

اور ہی رنگ کی عبودیت

ہے۔ جس کے متعلق بندہ کہتا ہے۔ کہ وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ کسی اور کی بھی اطاعت کرتا ہوں۔ غلط ہے۔ کیونکہ ایاک نعبد کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان کہتا ہے۔ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں لیکن اگر اس سے خدا تعالےٰ کے حضور حاضری اور سلام ہی مراد ہے۔ تو اس سے زیادہ تو ایک انسان دن رات میں دوستوں سے ملاقات کر لیتا ہے۔ اور اس کی بنا پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اے خدا میں دوسروں کے مقابلہ میں تیرے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں۔ اور تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور کسی کی نہیں کرتا۔ کیونکہ اس قسم کی اطاعت تو وہ دوسروں کی بھی کرتا ہے۔ وہ جتنا وقت خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے میں صرف کرتا ہے۔ اس سے زیادہ دوستوں کی صحبت میں گذارتا ہے۔ اور اگر انسان دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے۔ کہ دوسروں کے لئے وہ خدا تعالےٰ کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اگر وہ کسی جگہ نوکر ہے۔ تو اس کا اکثر حصۂ وقت اپنے آقا کی خدمت میں صرف ہوتا ہے اور اگر اس کے آقا کی خدمت کا وقت اور خدا تعالےٰ کی حاضری کا وقت دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وقت کا اعلےٰ حصہ اور مقدار کے لحاظ سے زیادہ حصہ آقا کی خدمت میں صرف ہوگا۔ بہ نسبت خدا تعالےٰ کے وقت کے۔ اور خدا کے لئے جو وقت صرف کیا جاتا ہے۔ وہ عموماً تھکے ہوئے اوقات میں سے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے وقت کا ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کرتا ہے۔ اور مجبور ہے کہ ایسا کرے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے ایسا ہی بنایا ہے۔ وہ شخص جو دن کے ۱۰ یا ۱۲ گھنٹے بیوی بچوں کے لئے روٹی کمانے میں خرچ کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلام کے خلاف کرتا ہے۔ وہ

عین اسلام کے مطابق

کرتا ہے۔ کیونکہ خدا نے انسان کو ایسا ہی بنایا ہے۔ کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ اپنی اور اپنے لواحقین کی معاش پیدا کرنے میں صرف کرے۔ مگر اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا ہی کا کام کرتا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت کرتا ہے۔ مگر وہ کام عبادت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ کام تو ایک دہریہ اور خدا تعالےٰ کا منکر بھی کرتا ہے۔ اور وہ بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ ایاک نعبد میں جس عبادت کا ذکر ہے۔ وہ اور قسم کی عبادت ہے۔ اور عبادت صرف سجدہ۔ اور رکوع نہیں ہے۔ کیونکہ اگر محض سجدہ کر لینا یا رکوع کرنا ہی عبادت ہوتی۔ تو یہ کونسی مشکل تھی۔ بہت لوگ کہیں گے۔ چلو خدا کے آگے سجدہ کر لو کسی اور کے آگے نہ جھکے خدا ہی کے آگے جھک گئے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اس میں تو کم محنت پڑتی ہے۔ کیونکہ اور دس کے آگے جھکنے کی نسبت ایک خدا کے آگے جھکنا آسان ہے۔ اس میں کم محنت ہوگی۔ اور کون نہیں چاہتا۔ کہ کم محنت اٹھائے۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ صرف خدا کے آگے جھکنا عبادت نہیں ہے۔ گو خالص عبادت اسی کے لئے کی جائے۔ نماز روزہ اسی کے لئے ہو۔ مگر صرف یہی کام کرنا اگر دوسروں کو ملا کر دیکھا جائے۔ تو بہت آسان ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر سنتیں سید عبدالقادر کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ پس عبادت سے مراد محض نماز روزہ نہیں۔ بلکہ اس سے مراد

کامل فرمانبرداری

ہے۔ کامل انقطاع اور کامل تذلل ہے۔ اس طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف ظاہری عبادت خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ اس کو عبادت میں سے نکال نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ بھی عبادت ہے۔ مگر صرف ان ظاہری اعمال کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جس طرح ہم خدا تعالےٰ کے یہ احکام مانتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں کے احکام بھی مانتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کسی کا ملازم ہوتا ہے۔ تو اس کے احکام مانتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نسبت اس کے احکام کی تعمیل میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اس وجہ سے اس طرح کی عبادت صرف خدا کے لئے نہ ہوئی۔

اب

سوال یہ ہے

کہ وہ کیا طریق ہے۔ کہ انسان دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہوا بھی خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگا رہے۔ اور جس میں امکان ہو۔ کہ اس کا ایاک نعبد کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ سوائے

قلبی۔ ذہنی اور فکری عبادت

کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو صرف خدا تعالےٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ انسان کے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ کان زبان اور کاموں میں مصروف ہوں۔ مگر وہ اپنے دل کو محض اللہ تعالےٰ کی طرف لگائے رکھے۔ جیسے صوفیاء نے کہا ہے۔

دست در کار۔ دل بایار

انسان دنیا کے کام کرے۔ وہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو ایک لقمہ دیتا ہے۔ یہ بھی اس کی عبادت ہے۔ اگر وہ اس نیت سے دیتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ میں بیوی

کو کھانے کے لئے دو۔ پس اگر ایک انسان اپنی نیت درست کر لیتا ہے۔ اور اگر اُس نے تمام کاموں میں جزو یہی قرار دے لیتا ہے۔ کہ

خدا تعالےٰ کی عبادت

کرے تو اس کا ہر کام عبادت کہلا سکتا ہے۔ اگر وہ روزی اس لئے کماتا ہے۔ کہ خدا کا حکم ہے۔ کہ خود کماؤ دوسروں پر بار نہ ہو۔ خدا کا حکم ہے۔ کہ اپنی زندگی بغو نہ گذارو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ خدا کا حکم ہے۔ کہ بیوی بچوں کی ضروریات مہیا کرو۔ اس نیت سے اگر وہ ظاہری کام کرتا ہے تو وہ خدا کی عبادت میں لگا ہو گا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ

حقیقی عبادت

قلب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایاک نعبد کے آگے ایاک نستعین فرمایا۔ بعض لوگ اس پر حیران ہوتے ہیں۔ کہ عبادت کو پہلے رکھا گیا۔ اور استعانت کو بعد میں۔ حالانکہ استعانت پہلے طلب کرنی چاہیئے تھی۔ تاکہ عبادت کرنے میں سہولت اور آسانی میسر آئے۔ مگر حق یہی ہے۔ جو ترتیب خدا تعالےٰ نے رکھی ہے۔ وہی درست ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری پہلے ہوتے ہیں۔ اور بعد میں وہ حالت ہوتی ہے۔ کہ

اخلاص کامل

ہو۔ قطع نظر اس سے کہ خدا تعالےٰ کا قانون جاری ہے۔ اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے انسان کو جو قدرت دی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے جانتے ہیں۔ کہ انسان اپنے ارادہ سے کام کرتا اور نفس کو کام کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ مثلاً جس قدر لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کے لئے یہاں سے اٹھکر مسجد مبارک میں جانا ناممکن ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں ثابت ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ دل خواہ کسی کام کو کتنا ہی نہ چاہے۔ خدا تعالےٰ نے انسان میں طاقت رکھی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو اپنے نفس کو وہ بات ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص ہے۔ جس کا دل نہیں چاہتا۔ کہ نماز پڑھے۔ مگر وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ کھڑا ہو۔ رکوع کرے۔ سجدہ کرے۔ ہاں جس بات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ

دل کی حالت

ہے۔ مثلاً ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ سب کو مساوی باری دے۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔ لیکن اگر اس کے دل میں سب سے یکساں محبت نہیں۔ تو وہ اپنے دل کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ سب سے یکساں محبت کرے۔ اور اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تک ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں۔ کہ اس کے دل کی حالت

بدل جائے۔ یا مثلاً ایک شخص ہے۔ وہ بعض طبائع کو پسند کرتا اور ان کے ساتھ ملکر کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا افسر آجاتا ہے۔ جس سے اس کی طبیعت نہیں ملتی تو اس کے دل میں اس کی ہر بات کھٹکتی رہے گی۔ گو ظاہری طور پر اس کی اطاعت کر سکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ ظاہری کاموں میں اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اب اگر ایاک نعبد میں صرف ظاہری اعمال ہوتے۔ تو اس کے لئے ایاک نستعین کی ضرورت نہ تھی۔ مگر یہاں

قلبی اطاعت

مراد ہے۔ کیونکہ اصل عبادت قلب ہی کی ہے۔ اسی لئے انسان کہتا ہے۔ الٰہی قلب کا بدلنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اسے تو ہی بدل سکتا ہے۔ کیونکہ قلب تیرے ہی اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے کھڑا کر سکتا۔ رکوع بھی کر سکتا ہوں۔ سجدہ بھی کر سکتا ہوں۔ مگر دل کو نہیں عبادت میں لگا سکتا۔ اسے تو ہی بدل دے۔ پس ایاک نستعین نے بتا دیا۔ کہ یہ قلبی عبادت ہے۔ جہاں خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

کوئی کہے۔ ایسا شخص عبادت کے لئے کھڑا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کا دل نہیں مانتا۔ مگر جاننا چاہیئے۔

انسان میں دو کیفیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک عقل کی۔ اور ایک احساسات کی۔ عقل کو انسان مجبور کر سکتا ہے۔ مگر جذبات اور احساسات کو مجبور نہیں کر سکتا۔ جو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ عقل اور دلیل سے یہ بات منوا لیتا ہے۔ مگر دلیل سے محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ محبت خدائی فعل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باریک ذرائع ہیں۔ اور ایسے باریک کہ انسان کے قبضہ میں وہ ایسے نہیں ہیں۔ جیسے عقل اس کے قبضہ میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کے سامنے جب حضرت عیسےٰ کے فوت ہونیکے دلائل پیش کئے جائیں۔ اور وہ نہ مانے۔ تو کہیں گے۔ کیسا پاگل ہے۔ ایسے زبردست دلائل نہیں مانتا۔ لیکن اگر کسی سے کہیں فلاں سے محبت کرو۔ اور وہ نہ کرے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے وہ پاگل ہے۔ اتنی دفعہ کہا ہے۔ کہ فلاں سے محبت کرو۔ مگر نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ دل میں محبت پیدا کرنا اس کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ دیکھو خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے۔ اگر خدا کا فضل جاری نہ ہوتا۔ اور تو ساری دنیا کا مال خرچ کر دیتا۔ تو بھی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت نہ پیدا کر سکتا۔ گو عقل یہ کہتی ہے۔ کہ جو احسان کرے۔ اس سے محبت کرو۔ مگر

جذبات دل کو مجبور نہیں کیا جا سکتا

کہ اس طرح محبت پیدا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں پر بڑے بڑے احسان کئے۔ مگر ان کے دل میں ذرا بھی محبت نہ پیدا ہوئی۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے کیسے احسان کئے۔ مگر چونکہ وہ لوگ خدا تعالےٰ کے حضور ایاک نعبد و ایاک نستعین سچے دل سے نہ کہتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ بھی محبت نہ پیدا ہوئی۔ ان کے دل میں جو یہ خیال تھا۔ کہ ہم سے کوئی سلوک اور احسان نہیں کیا گیا۔ یہ محبت کی کمی کا ہی نتیجہ تھا۔ اور کوئی عقلی دلیل یہاں کام نہ کر سکتی تھی۔ یہاں

خدا کا فضل

ہی کام دے سکتا تھا۔ اور اسی نے مخلص صحابہ کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھیر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن العاص

جب فوت ہونے لگے۔ تو یہ کہہ کر رو پڑے۔ کہ میں نہیں جانتا میرا کیا انجام ہو گا۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا۔ آپ نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے انہوں نے کہا۔ عبد اللہ یہ ان کے بیٹے کا نام تھا۔ تمہیں نہیں معلوم مجھ پر کئی زمانے آئے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب میں یہ بھی پسند نہ کرتا تھا۔ کہ ایک چھت کے نیچے میں اور رسول کریم جمع ہوں۔ اس وقت مجھے رسول کریم سے بڑھ کر کوئی مبغوض نہیں نظر آتا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں نے کبھی آپ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے میرا دل کھول دیا۔ اس وقت ساری دنیا میں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اس وقت محبت کی وجہ سے آپ کے جلال کے باعث میں نے آپ کی شکل نہ دیکھی۔ اب اگر کوئی مجھ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ پوچھے۔ تو میں نہیں بتا سکتا۔ اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت فوت ہو جاتا۔ تو اچھا ہوتا آپ کے بعد جھگڑے پیدا ہو گئے۔ معلوم نہیں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ

دل خدا ہی کے قبضہ میں ہیں

اور وہی ان کو بدل سکتا ہے۔

پھر دیکھو۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس وقت احسان کرنے شروع کئے تھے۔ جب ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی۔ احسان تو آپ پہلے سے

کرتے چلے آرہے تھے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے فضل نے حضرت عمر رضؓ کے دل میں اسوقت محبت پیدا کردی۔ اور جب محبت پیدا کردی۔ تو پچھلے احسان بھی نظر آنے لگ گئے اب اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے۔ تو

حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ

وغیرہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر اپنے مال قربان کرتے تھے۔ کہہ سکتے تھے کہ ہم نے یہ احسان کیا۔ وہ احسان کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں وہ اپنے مال اور جانیں قربان کرکے کہتے۔ ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا احسان کیا۔ کہ ہمیں ان خدمات کا موقعہ حاصل ہوا۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی کو مال ملتا تھا۔ مگر وہ یہ کہتا۔ مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ بات یہی ہے کہ

احساسات

جذبات اور قلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے مومن کو سکھایا ہے کہو۔ ایاک نعبد وایاک نستعین - ایاک نعبد سے انسان کی

عقلی اصلاح

ہوتی ہے۔ تب وہ ظاہری عبادت کرتا ہے۔ مگر اصل چیز محبت کا درجہ ہے۔ جو عمل کے بعد اس وقت آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے بتایا خدا ہی کی عبادت کرو۔ مگر ساتھ ایاک نستعین کہو یعنی خدا سے اپنے دل کی اصلاح چاہو۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے ؛

محبت کا جذبہ

ایک ایسا جذبہ ہے۔ کہ جب یہ پیدا ہو جائے۔ تو پھر کسی دلیل کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ مجھے سلسلہ احمدیہ کے ایک قابل قدر رکن کی بات جو فوت ہو چکے ہیں۔ اور جن کا نام

منشی روڑے خان

تھا۔ بہت ہی پسند آئی۔ وہ اپنا واقعہ سناتے ہوئے کہتے مجھ سے کسی نے پوچھا۔ مرزا صاحب کے سچے ہونے کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ میں نے کہا۔ اگر دلیل پوچھنی ہے۔ تو کسی اور سے جاکر پوچھو۔ مجھے تو ایک ہی دلیل یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے مرزا کا چہرہ دیکھا۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ محبت کا جذبہ تھا۔ پس محبت کے جذبات جن کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ

ہر قسم کی آفات

سے جو ایمان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ محفوظ ہو جاتے ہیں مگر محبت کے جذبات دلائل سے یا عقل سے پیدا نہیں کیئے جا سکتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں ذہن اور عقل اور اعمال کا بھی دخل ہوتا ہے مگر اصل چیز خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہی ہے۔ کیونکہ وہی ان چیزوں کی وہ مقدار جانتا ہے۔ جس کے بعد محبت کا درجہ دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ سے ہی کہنا چاہیئے کہ ہمیں اس مقام پر لے جا۔ کہ ہماری اطاعت

محبت کی اطاعت

ہو۔ اور ہمیں وہ مقام عطا کر۔ کہ جب انسان اسپر پہنچ جاتا ہے۔ تو پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ یہ ہے وہ

فنائیت کا مقام

جسے صوفیا فنائیت کہتے ہیں۔ اسوقت انسان اپنے وجود کو فنا کر دیتا ہے۔ اسوقت وہ عقل سے کام نہیں کرتا۔ کیونکہ عقل اس مقام سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ وہ عقل سے سچائی اور راستی کا پتہ لگالیتا ہے۔ اور جب اسے اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ تو پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں جذبات کا کام ہوتا ہے۔ اس جگہ پہنچ کر انسان ٹھوکر سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ جذبات دوسری طرف بھی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک چبوترہ پر حضرت مسیح کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اُوپر سے حضرت مریم اُتریں۔ اور ان سے آکر گلے مل گئیں۔ اس وقت میری زبان سے یہ فقرہ نکلا۔ Love creats love

محبت محبت سے پیدا ہوتی ہے

پس جب انسان کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان ارواح میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن سے وہ شخص محبت کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ انہیں ان سے محبت کرنے کی تحریک کرتا ہے عقلی اور ذہنی سلوک تو انسان زندوں سے کر سکتا ہے مردوں سے نہیں کر سکتا۔ مگر

محبت کا سلوک مردوں سے

بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ زندوں کی نسبت زیادہ کر سکتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ اسوقت انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کے لئے زندہ تو زندہ ہوتے ہی ہیں۔ مردہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے۔ کہ گو اس کا جسم مردوں سے دُور رہوتا ہے۔ مگر ان کی روحیں اکٹھی ملی ہوتی ہیں

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی عقلی۔ فکری اور عملی اصلاح کے بعد خدا تعالےٰ سے یہ دعائیں مانگیں۔ کہ ایسا جذبہ عطا ہو۔ کہ ان کا

ہر کام خدا ہی کے لئے

ہو۔ اور خدا سے ان کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو۔ بلکہ عشق سے ہو۔ یعنی ایسی آگ لگی ہوئی ہو۔ کہ ایک دم کی دوری بھی جلادے۔ اس کے بعد انہیں وہ مراحل جائے گی۔ جس پیچھے نہیں لوٹینگے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

اپنے ظاہری اعمال

پر نہ رہیں۔ اور نہ عقل و فکر پر تکیہ کریں۔ بلکہ وہ جذبہ پیدا کریں۔ جس کے پیدا ہونے کے بعد قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسی محبت پیدا ہو جائے۔ کہ ہمارا اس سے دور ہونے کو وہ بھی پسند نہ کرے۔ اور ہمیں اپنے سے دُور نہ جانے دے ؛

مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث نے اخبارات۔ کے ذریعہ انجمن خدام الحرمین کے علماء سے جو چند سوالات کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔

"کوئی مسلمان (بزعم خود) کسی آیت یا حدیث کی سند پر کوئی کام کرے۔ جو کسی دوسرے کے نزدیک ناجائز ہو۔ اور اس کا فہم متعلق آیت و حدیث بھی غلط ہو۔ تو اس شخص کو دشمن اسلام یا کافر کہنا امام اعظم کے مذہب میں کیسا ہے"

(وکیل امرتسر ۱۲؍نومبر ۱۹۲۵ء)

اسپر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اخبار الفضل ۲۲؍دسمبر میں یہی سوال مولوی صاحب اور دیگر غیر مقلدین علماء سے کیا ہے کہ ان کے مذہب میں ایسے شخص کو کافر یا دشمن اسلام قرار دینا جائز ہے یا ناجائز۔ اور پھر فرماتے ہیں:۔

"پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ازروئے شریعت اسلامیہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایسا شخص جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے دشمن اسلام یا کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تو پھر مخالفین علماء اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا کوئی حق نہیں۔ کہ آیات یا احادیث میں اختلاف کی وجہ سے وہ جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیں"

اب مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کا کیا فتویٰ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق کیا رائے ہے۔ البتہ بہت مدت ہوئی۔ اسوقت وہ یہ فتویٰ دے چکے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص اپنے کو مرزائی کہے۔ اور مرزا کا معتقد ہو

نبوتِ مسیح موعودؑ کے متعلق

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(نمبر ۳)

پیغام صلح کو جواب سے فارغ ہونے کے بعد اب میں مرزا عبدالکریم صاحب تاجر پونچھ کے مضمون کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ گو آپ کا مضمون تو یہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بنظر غائر مطالعہ نہیں فرمایا۔ تاہم چونکہ آپ کو اپنے عقائد اور مضمون پر بڑا ناز ہے۔ اس لئے میں ان کا جواب دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں:۔

آپ پوچھتے ہیں۔ جب نبی کا ظل عین نبی بن جاتا ہے تو یہ ظل اور بروز اور مثیل وغیرہ کے الفاظ بولنے کی حضرت مسیح موعود کو کیا چیٹی پڑ گئی :

لفظ ظل و بروز کے استعمال کی وجہ

اگر تاجر صاحب کا مطالعہ وسیع ہوتا یا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سرسری نظر سے ہی مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کو یہ سوال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

تاجر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ظل و بروز کے الفاظ اس واسطے استعمال نہیں کئے گئے کہ آپ غیر نبی ہیں بلکہ مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ اپنی نبوت کی قسم سمجھانے کے لئے لکھے ہیں۔ تا لوگوں کو معلوم ہوتا رہے۔ کہ آپ نئی شریعت لانے کا دعویٰ نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ نے بواسطہ فیضان نبوی انعام نبوت حاصل کیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

" مسیح موعود کی نبوت ظلی طور پر ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ ظلی نبوت سے مراد مسیح موعود کی نفس نبی سے مستفیض ہو کر (یعنی بالواسطہ) نبی بنتا ہے۔ اور آپ کو نبی کہلانے کا استحقاق استفاضہ نبویہ سے حاصل ہوا ہے۔

لفظ مثیل کے استعمال کی وجہ

باقی رہا۔ مثیل کے لفظ کا استعمال۔ سو آپ نے ان معنوں میں اپنے تئیں مسیح ناصری علیہ السلام کا مثیل قرار نہیں دیا۔ کہ آپ ان سے کم درجہ رکھتے ہیں بلکہ مثیل قرار دینے سے مراد آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ ایسی قسم کے حالات میں مبعوث ہوئے ہیں۔ جو مسیح ابن مریم علیہ السلام کے وقت موجود تھے۔ اور جس طرح مسیح ابن مریم سلسلہ موسوی کے خاتم الخلفاء تھے اسی طرح آپ سلسلہ محمدیہ کے خاتم الخلفاء ہیں پھر جس طرح مسیح ابن مریم کا ظہور جلالی رنگ میں نہ تھا۔ بلکہ جمالی رنگ میں تھا۔ اسی طرح آپ کا ظہور بھی جمالی رنگ میں ہے وغیرہ وغیرہ ورنہ حاشا و کلّا۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ کا درجہ مسیحؑ سے کم تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

" خدا تعالیٰ کی صریح وحی سے مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء۔ موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء سے بڑھکر ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

" خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھکر ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد اول ۲۵۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے۔ نہ حکم۔" حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵

نیز فرماتے ہیں:۔

" مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔" (کشتی نوح ص ۱۳)

یہ تمام حوالجات بتلا رہے ہیں۔ کہ آپ مسیح ابن مریم کے مثیل ان معنوں سے نہیں۔ کہ آپ ان سے کم مرتبہ رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ نبی نہیں۔ بلکہ آپ تو صاف اپنی نبوت کا اعلان فرما رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ پہلا مسیح تب مجھ سے افضل ثابت ہو سکتا ہے جب قرآن و حدیث سے یہ ثابت کر دو۔ کہ آنے والا مسیح نبی نہیں کہلا سکتا۔ اس عبارت کا صاف یہ نتیجہ ہے کہ چونکہ آپ اپنے تئیں مسیح سے افضل قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا آپ بالضرور نبی ہیں۔ اور اگر نبی نہ ہوتے۔ تو کسی طرح مسیح سے تمام شان میں افضل نہ کہلا سکتے :

تاجر صاحب دوسرا سوال یہ کرتے ہیں کہ میں جب انسان کو خدا کی بعض صفات مل جانے پر اسکے لئے ظل اللہ کے الفاظ کا استعمال جائز سمجھتا ہوں۔ تو بغیر کامل صفات جذب کرنے کے اسی طرح ظلی نبی بننے میں کیا اشکال ہے

اسکے جواب میں واضح ہو۔ کہ اگر تاجر صاحب نے میرا مضمون بغور پڑھا ہوتا۔ تو انہیں یہ سوال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ میں تو اپنے مضمون میں صاف لکھ آیا ہوں۔ کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقص ظل کو ظلی نبی کہا جائے گا۔ تو وہاں نبی کا مفہوم جزوی معنوں میں صادق آئے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہو۔ تو اس کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کرتے ہوئے ظلی نبی یعنی غیر نبی یا ولی محض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ کامل ظل کا قیاس ناقص ظل پر قیاس مع الفارق ہے۔

پیش کردہ حوالجات کی حقیقت

اس کے بعد تاجر صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند حوالجات تحریر فرمائے ہیں۔ جن کے متعلق کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ بعض حوالجات تو ان میں عقیدہ نبوت کی تبدیلی سے پہلے کے ہیں۔ جو تبدیلیٔ عقیدہ کے اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے ناقابل حجت ہیں۔ اور بعض حوالجات ایسے ہیں۔ جن میں صرف براہ راست نبوت کا انکار ہے۔ جو ہمیں مسلم ہے۔ ان حوالجات میں بالواسطہ نبوت سے آپ نے کہیں بھی انکار نہیں فرمایا۔

قرآنی معنی اور نبوتِ مسیح موعودؑ

تاجر صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود آسمانی کتابوں کی اصطلاح میں نبی نہیں۔ میں تاجر صاحب سے پوچھتا ہوں۔ قرآن مجید آسمانی کتاب ہے یا نہیں۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو مسیح موعود علیہ السلام جب اپنے تئیں قرآنی معنوں میں نبی قرار دیتے ہیں۔ تو آپ کو یہ کہنے کا کوئی حق نہیں۔ کہ آپ آسمانی کتابوں کی اصطلاح میں نبی نہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

" قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں۔" (حاشیہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت لا یظہر علیٰ غیبہ الخ سے نبوت کے معنے بیان کر کے آیت انعمت علیہم سے اجرائے نبوت فی خیر امت ثابت کیا ہے۔ اب دیکھو۔ آپ ان قرآنی معنوں میں نبی یا رسول تھے یا نہیں۔ حضور فرماتے ہیں

" خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ الخ یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

اس حوالہ میں پھر اس قرآنی تعریف کو آپ نے دہرایا ہے۔ اور صاف اپنے تئیں اس تعریف کا مصداق قرار دیا ہے۔ اب تاجر صاحب دیکھ لیں۔ اگر قرآن آسمانی کتاب ہے۔ تو کیا ہم یہ کہنے کا حق نہیں رکھتے کہ آپ آسمانی کتاب کی رو سے بھی نبی ہیں۔

دعویٰ نبوت بحکم الٰہی

اسکے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے، جو آنحضرت صلعم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ صرف نزاع لفظی ہوئی۔ آپ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔

میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

اس حوالہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ آپ نے کثرت مکالمہ مخاطبہ کو بموجب حکم الٰہی نبوت قرار دیا ہے۔ اب جس کیفیت کے متعلق خدا یہ حکم دیدے۔ کہ یہ نبوت ہے۔ اور قرآن مجید اور خود مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اس پر گواہی دیں۔ ایسے شخص کو جو اس کیفیت کا حامل ہو غیر نبی سمجھنے کی انہی لوگوں کو جرأت ہو سکتی ہے۔ جن کی نگاہ میں خدا تعالےٰ کے حکم کی کوئی وقعت نہ ہو۔

ظلی ایمان کی حقیقت

اس کے بعد میرے اس استفسار کے جواب میں کہ جب مسیح موعود کی تحریر کے رو سے مومن بھی انسان ظلی طور پر ہوتا ہے۔ صدیق و شہید بھی ظلی طور پر ہوتا ہے اور ان کو درحقیقت مومن صدیق و شہید سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود کو ظلی نبی یعنی غیر نبی قرار دیا جائے۔ تاجر صاحب لکھتے ہیں:۔ "یہ سب لوگوں کا ایمان بیشک ظلی ہے۔ کیونکہ اصل ایمان تو حضور نبی کریم صلعم کا ہے اور کسی کا ایمان نہیں۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود کو بھی آنحضرت صلعم نے ہی مسلمان بنایا"

اگر اصلی ایمان سے مراد تاجر صاحب کی اسجگہ یہ ہے۔ آنحضرت صلعم کا ایمان براہ راست ہے۔ اور آپ براہ راست مومن ہیں۔ اور دوسرے لوگ ظلی طور پر یعنی بالواسطہ مومن ہیں۔ اور بالواسطہ مومن بننے سے آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ درحقیقت انسان مومن بن جاتا ہے۔ تب تو ہمیں مسلم ہے۔ لیکن اس صورت میں کسی کا حق نہیں۔ کہ ظلی مومن کو درحقیقت مومن سمجھتے ہوئے مسیح موعود کے کامل ظلی نبی ہونے کے باوجود یہ کہے۔ کہ آپ درحقیقت نبی نہیں۔

لیکن اگر تاجر صاحب کے نزدیک ظلی مومن سے مراد یہ ہے کہ انسان مومن نہیں ہوتا۔ تو یہ خیال نہ صرف امت محمدیہ کی جو خیر الامم ہے۔ توہین کا باعث ہے۔ بلکہ ایسا خیال نبی کریم کی قوت قدسیہ پر بھی ایک ناپاک حملہ ہے۔ کہ نعوذ باللہ آپ میں اتنا بھی فیضان موجود نہ تھا۔ کہ جب کسی کو مسلمان یا مومن بنائیں تو حقیقی مومن بنا سکیں۔ نیز ایسا خیال قرآن مجید کی بھی تکذیب کا باعث ہے۔ کیونکہ قرآن مجید تو نبی کریم صلعم کے تابعداروں کو مومن قرار دیتا ہے۔ پس تاجر صاحب مہربانی فرما کر بتلائیں۔ کہ وہ ظلی مومن کو مومن سمجھتے ہیں یا غیر مومن۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کو ظلی مومن یا مسلمان بمعنی غیر مومن یا غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ یا آپ ظلی مومن کو درحقیقت مومن اور مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح ظلی مومن و مسلم بمعنی درحقیقت مومن و مسلم سمجھتے ہیں۔ اگر درحقیقت مومن سمجھتے ہیں۔ تو پھر آپ کا کیا حق ہے۔ کہ آپ ظلی نبی سے مراد غیر نبی لیں +

(قاضی محمد نذیر از لائل پور)

قتل مرتد اور اسلام

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے کی تازہ تصنیف

"قتل مرتد اور اسلام" مولفہ حضرت مولوی شیر علی صاحب میری نظر سے گذری۔ قبل ازیں ان مضمونوں کا سلسلہ جو حضرت مولوی صاحب موصوف کے قلم سے نکلا اور الفضل میں شائع ہوا تھا۔ وہ بھی میں نے شکاگو میں پڑھا تھا۔ ان دنوں ڈاکٹر زویمر مشہور عیسائی مشنری جرنلسٹ اور مصنف کے قلم سے ایک مضمون "مسلم ورلڈ" میں نکل چکا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کی ایک کتاب دو اڑہائی صد صفحہ کی اسی مضمون پر شائع ہو چکی تھی۔ جہاں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ وہاں دیوبندی اور دیگر غیر احمدی علماء کی حالت پر رحم آتا تھا۔ کہ کاش ان لوگوں کو دنیا کا علم ہوتا۔ اور ان کو سمجھ ہوتی۔ کہ سب سے بڑی روک اسلام کے راستے میں اور سب سے بڑا اعتراض اسلام کی حقانیت پر غیر مسلم دنیا کی طرف سے یہی ہے۔ کہ اسلام نے جبر کو روا رکھا ہے۔ اور اسلام اور تلوار۔ ومترادف الفاظ ہیں اور علم و عقل سے اسلام کو سروکار نہیں۔ جو اسلام نہ لائے۔ اسے بھی تلوار کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اور جو مان کر چھوڑ دے۔ اس کی بھی گردن اڑا دی جاوے۔ بلکہ جن دنوں Lausanne کے عہدنامہ پر دستخط ہونے کے لئے گفت و شنید ہو رہی تھی اور اس کے بعد جب عہدنامہ پر دستخط ہونے والے تھے۔ تو تمام دنیا کے پادری نے اسباب پر زور دیا۔ کہ مسلمان حکومت کے ماتحت کوئی مذہبی آزادی نہیں اس لئے کوئی آزاد مسلمان حکومت نہ رہنی چاہیئے۔ تعجب ہے کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن جب اسلام کے خلاف مضمون لکھے تو وہ لکھے۔ کہ قرآن شریف کی کسی آیت سے براہ راست اس امر کی تائید نہیں ملتی۔ بلکہ اس کے برخلاف نص صریح موجود ہے۔ کہ قتل مرتد ناجائز ہے۔ لیکن وہ اپنی تائید میں انہی مولویوں کے اقوال اور تفاسیر کو پیش کرتا ہوا یہ کہتا ہے۔ کہ خود مسلمان ان آیات کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اور باقیوں کی تاویل کر کے ان سے قتل مرتد کا جواز نکالتے ہیں۔ دشمن تو یہ کہتا ہے۔ اور ان مولویوں کے اقوال کو سند پکڑتا ہے۔ مگر یہی مولوی ہیں کہ ان کو ہوش اور سمجھ نہیں آتی۔

حضرت مولوی صاحب نے دنیا پر بڑا احسان کیا ہے کہ حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے واضح کر دیا ہے۔ اور نہ صرف قرآن شریف سے بلکہ حدیث و سنت۔ اقوال صحابہ اور ائمہ اربعہ اور دیگر اکابر اسلام کے اقوال و اعمال سے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ اصل اسلام وہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ اور ثابت کر دیا کہ دین اسلام میں ہرگز جبر و اکراہ جائز نہیں۔ بلکہ ایک گناہ کبیرہ ہے۔ اور ارتداد کی سزا قتل وغیرہ بالکل نہیں۔ بلکہ دین کے معاملہ میں کامل آزادی صرف اسلام نے ہی دی ہے۔ اور اور دینوں کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اور غیر مذاہب والوں کو ذمی قرار دیا ہے۔ کہ ان کی حفاظت اسلام اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس کتاب کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ اور اس کو بار بار پڑھ کر اس کو یاد کر لیں۔ کہ اسلام پر سب سے بڑا بدنما دھبہ یہی جبر و اکراہ کا مسئلہ ہے۔ جس کی ایک جزو قتل مرتد بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کتاب کا مطالعہ فی نفسہ ایک خدمت اسلام ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس کی کاپی اپنے پاس رکھے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت مولوی صاحب اس مضمون کو انگریزی کا لباس انگریزی ضرورت کے ماتحت ضرور دیں گے۔ کیونکہ یورپین لٹریچر خاص کر انگریزی میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ان اسلام کے بدخواہ دوستوں یعنی مولویوں کی آنکھیں کھولے۔ اور وہ ضرورت زمانہ کو محسوس کریں۔ اور قرآن شریف اور اسلام کی حقیقت کو سمجھیں۔ اور اپنے افعال و کردار اور عقائد سے قرآن شریف اور محمد رسول اللہ کے روشن چہرہ پر بدنما دھبہ نہ لگائیں +

(خاکسار محمد دین۔ بی۔ اے سابق مسلم مشنری)

الفضل:۔ یہ کتاب دفتر بک ڈپو قادیان سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے +

رسالہ تائید اسلام کی تردید

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذشتہ ایام میں چک نمبر ۱۲۲ جنوبی میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ایک مناظرہ ہوا تھا۔ جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ بندہ احمدی جماعت میں سے نہیں ہے۔ البتہ تحقیقات کر رہا ہے۔ لیکن اب اتفاقیہ رسالہ تائید اسلام لاہور بابت ماہ جنوری ۱۹۲۶ء مصنفہ منشی پیر بخش صاحب میری نظر سے گذرا۔ جس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ چوہدری غلام رسول احمدیت سے تائب ہوا۔ یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ اس غلط الزام کے دور کرنے کے لئے۔ اعلان کرتا ہوں۔ کہ بندہ پہلے بھی تحقیقات میں تھا اور اب بھی تحقیقات کر رہا ہے۔

(تابعدار غلام رسول از چک نمبر ۱۲۲ جنوبی۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل سرگودہ)

اشتہار

اشتہاری دنیا میں اوّل مرتبہ

یہ مرکب نہ فقط محافظ قلب بلکہ جملہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کے لئے ایک عظیم فائدہ رساں ہے

قبل اس کے کہ میں اس مرکب کے خواص بیان کروں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائقین کی واقفیت کے لئے قلب کی مختصر کیفیت معہ مدارج کے بیان کر دی جائے۔ پس واضح رہے۔ کہ منجملہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کے دل کی ریاست و شرافت جملہ اعضاء سے افضل و اکمل ہے۔ کیونکہ یہ حرارت غریزیہ کا منبع ہونے کی وجہ سے بدن کے تمام تر نظم و نسق کا ذمہ وار ہے۔ یعنی قلب ہی ایک ایسا عضو ہے۔ جس کے ذریعہ سے بدن کی تمام کلیں چل رہی ہیں۔ جو مدار بقائے زندگانی و روح حیوانی کا معدن ہے۔ سب سے اول نفس ناطقہ (روح) کا تعلق اسی سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں اس کے توسل سے تمام اعضاء پر روح کا فیضان ہوتا ہے۔ قلب ہی وہ پہلا عضو ہے۔ کہ وقت تعلق حیات سب سے پہلے حرکت کرتا۔ اور وقت انقطاع حیات جملہ اعضاء سے آخر میں اس کی حرکت بند ہوتی ہے۔ دل بوجہ اپنی شرافت و ریاست کے ان آفات کا متحمل نہیں ہوتا۔ کہ جن کے دیگر اعضائے بدن متحمل ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ بقدر دانہ مسور کے بھی اگر اس میں پھنسی یا اس کے کسی کوچک حصہ میں ورم پیدا ہو جائے۔ تو مرگ ناگہانی کا واقع پیش آ جاتا ہے۔ باینہمہ قلب مظہر تجلیات حقانی و فیوض ربانی ہے۔ گویا بادی النظر میں یہ صنوبری شکل قد و قامت میں ایک مشت کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر لا انتہا اسرار و لطائف کا گنجینہ ہے۔ اس کی جلالت و شرافت ذیل کے ان دو شعروں میں جو منقول از مولانا روم قابل ملاحظہ ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است + از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است + کعبہ بنگاہ خلیل آذر است

فی الجملہ متذکرہ مرکب جملہ اعضائے رئیسہ خصوصاً قلب کے فوائد ہیں۔ از اسرار عجیبہ و ممدوح اطبائے حاذقین ہے۔ یقیناً اس کے فوائد کے مقابلہ میں ہمہ اقسام معاجین و کشتہ جات ہیچ حقیقت نہیں رکھتے باذن اللہ تبارک بدرجہ غائیت مقوی قلب و روح حیوانی ہے۔ حتیٰ کہ رنج و غم و الم و افکار و خوف کی حالت میں اس کے استعمال سے کیفیات مذکورہ کا نشان تک باقی نہیں رہے گا۔ اور حالت سفر میں تو اس کے کھانے سے وہ تغیرات و حوادث جو بوجہ تبدیل آب و ہوا مسافر کنندہ کی صحت کو لاحق ہو جاتے ہیں بحول اللہ تعالےٰ ہرگز نہیں ہونگے۔ زمانہ شیوع وباء میں ہر قسم کے امراض وبائیہ سے محفوظ رکھنے۔ اور ان نقصانات کا جن کا بعض کاموں کی فراغت کے بعد ظاہر ہونا ممکن الوقوع ہے۔ بہترین تدارک کرنے والا ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں عقیمہ (بانجھ) کے لئے باعث تولید اولاد۔ اور حاملہ کو قبل ماہ ہفتم استعمال کرانے سے موجب تقویت حمل۔ اور حاملہ مذکورہ سے جو بچہ پیدا ہوگا بفضلہ تعالےٰ نہایت درجہ ذہین۔ ذکی۔ شجاع اور مستقل مزاج ہوگا۔ اس مرکب کا استعمال شیر خوار بچہ سے لے کر سو برس کے بوڑھے تک خواہ مرد ہو یا عورت انفع ترین سمجھا گیا ہے۔

متذکرہ بالا خواص کا مرکب اجزاء کی کمی بیشی کے ساتھ دو حصص پر منقسم ہوگا۔ پہلا حصہ حبوب کی شکل میں جس کا وزن بقدر نیم ماشہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور دوسرا حصہ معجون کی صورت میں جس کی مقدار خوراک پندرہ برس کی عمر سے لے کر سو سال تک کے بوڑھے کے لئے چھ ماشہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ یعنی مرکب مذکورہ کا وہ حصہ جس میں فواکہ جات اور عرقیات کی آمیزش ہوگی معجون کہلائے گا۔ اور دوسرا حصہ جس میں فواکہ جات اور عروق وغیرہ شامل نہیں ہوں گے۔ حبوب کی صورت میں تیار ہوگا۔ اور یہ دونوں چیزیں ہر ایک طبیعت کے لئے بلالحاظ موسم یکساں مفید ہونگی۔

گولیوں کی مقدار خوراک شیر خوار بچہ سے لے کر پانچ برس تک گولی کا ¼ اور پانچ برس سے اوپر دس برس تک ½ ایسا ہی دس برس سے اوپر پندرہ برس تک گولی کا ¾ حصہ مقرر کی گئی ہے۔ پندرہ سے اوپر سو برس کے بوڑھے تک پوری گولی ہوگی۔

دونوں کی قیمتیں بھی مختلف ہیں۔ معجون کی قیمت للعہ روپیہ جو وزن میں پندرہ تولہ ایک ماہ کی خوراک کے لئے کفایت کرے گی۔ گولیوں کی قیمت عنہ روپیہ ایک ماہ کی خوراک کے لئے۔ جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ تیس ہو سکے گی مقرر کی گئی ہے۔ اگر یہ گولیاں ایک دن وقفہ ڈال کر کھائی جائیں گی۔ تو اس طریق سے دو ماہ کے لئے کفایت کریں گی۔ اور میرے نزدیک بہتر طریق یہی ہے۔ خاص کر ان احباب کے لئے جن کے مزاج اور طبیعتوں سے نیاز مند مینیجر پورے طور پر شناسا ہو چکا ہے۔ یہ شرط لازمی قرار دی گئی ہے کہ اگر مرکب مذکورہ میں مندرجہ اوصاف نہ پائے جائیں تو ان کی قیمت واپس کر دی جائے گی۔

ضروری گذارش: میں اس دوائی کو تا وقتیکہ میرے پاس ایک سو فرمائشیں نہ پہونچ جائیں۔ ہرگز تیار نہ کر سکونگا۔ اسقدر فرمائشوں کے آنے سے ممکن ہے قیمت میں تخفیف کی گنجائش بھی نکل آئے۔

(نوٹ) اس سے قبل اکسیر الاجسام کے خریداروں میں سے جن چھ کس احباب کی اس قسم کی شکائیتیں میرے پاس پہونچ چکی ہیں۔ کہ ان میں سے بعض کو کم فائدہ اور بعض کو مطلق نہیں ہوا۔ اگرچہ کثرت کے مقابلہ میں ایسی قدر قلت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ مختلف طبائع کے مختلف خواص رکھنے کی وجہ سے عدم فوائد کی بھی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ تاہم اس موقعہ پر میرا فرض ہے۔ کہ ان کی اس شکایت کو اس مرکب کی مناسب مقدار رعایتی قیمت پر ان کی خدمت میں بھیجکر رفع کر دوں۔ و باللہ التوفیق۔

المشتہر

مینیجر اکسیر الاجسام محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ممالک غیر کی خبریں

وائنا ۳ر مارچ - کابل سے اطلاع ملی ہے - کہ سویٹ روس سے ناچاقی کے باعث حکومت افغانستان نے اپنی فوجوں کو مجتمع ہونے کا حکم دے دیا ہے - اجتماع افواج افغانستان کی یہ خبر جزیرہ تغائی کے روسی و افغانی جھگڑے کا نتیجہ ہے - کچھ عرصہ ہؤا - کہ روسی سفیر نے جزیرہ کے تخلیہ کا وعدہ کیا تھا - مگر وہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا +

رگبی - ۳ر مارچ - قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے - اطلاع ملی ہے - امام یحییٰ کی افواج نے جس کے بیٹے سیف الاسلام احمد کی سرکردگی میں صوبہ عسیر کے شہر نجران و قبیہ کا محاصرہ کر لیا ہے ادھر دیگر یحییٰ افواج مرادان پہنچ گئی ہیں - لہٰذا وہابی و یحییٰ افواج کا تصادم عنقریب ہونے والا ہے - یہ بھی اطلاع ملی ہے - کہ سر گلبرٹ کلیٹن صنعا پہنچ گیا ہے - جہاں امام یحییٰ نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا - کیونکہ وہ امام یحییٰ کے ساتھ یمن اور حضرام کے مفاد کے تحفظ کے متعلق ایک عہد نامہ مرتب کرنے کی گفت و شنید کرینگے +

لنڈن ۵ مارچ - موسم بہار کے درخشاں مطلع نے غنچوں کو ان کے وقت سے پہلے ہی شگفتہ کرنا شروع کر دیا ہے - لیکن یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا - کہ یہ عارضی بہار پھر ایک ایسے شدید طوفان کا پیش خیمہ ہے - جس کی نظیر کئی سال سے نہیں دیکھی گئی - چنانچہ کل رات موسم یکایک تبدیل ہو گیا - اور بڑا ہی سخت طوفان آیا - بادصرصر کے تند و تیز جھونکوں اور برفباری کی وجہ سے بہت سے لاسلکی کے سٹیشن بند کر دینے پڑے مسافران جہاز کی حفاظت کے لئے کشتیاں چھوڑنی پڑیں - ایک ہوائی جہاز سمندر میں گر گیا - رات بھر اس کی تلاش ہوتی رہی - مگر بے سود - اس کا کچھ سراغ نہ مل سکا +

لنڈن ۴ر مارچ - ایک جرمنی شخص مسمی ہرجولی دو تین ہفتے سے فاقہ کر رہا ہے - اس کی اس جانبازی کے صلہ میں پانچ سو سے زیادہ عورتوں نے اپنے آپ کو اس سے شادی کرنے کے لئے پیش کیا ہے - حال میں ہرجولی کی پہلے ہفتہ کے اختتام پر ایک بڑے مجمع نے مجتمع ہو کر بڑی مدح سرائی کی - اس شخص نے اس فرانسیسی فاقہ کش کو شکست دینے کا عزم کیا ہے - جو ۴۴ روز تک فاقہ کر چکا ہے - وہ ایک شیشے کے بکس میں بند رہتے گوئٹے کی کتابیں پڑھتا اور لاسلکی سے راگ سنتا ہے +

قسطنطنیہ - ۶ر مارچ - متعدد مسلمان عورتیں گرفتار کی گئی ہیں - ان پر موجودہ حکومت پر بے جا نکتہ چینی کا الزام عائد کیا گیا ہے - جس کی وہ مسجدوں اور مجلسوں میں پروپیگنڈا کے ذریعہ سے مرتکب ہو رہی تھیں - پولیس کو ہدایات دی گئی ہیں - کہ جس قدر ایسی زبان دراز عورتیں ہوں - ان سب کو گرفتار کر لیا جائے +

ریگا - ۷ر مارچ - بطریق قسطنطنیہ کی تجویز کے مطابق ۱۱ر جون کو یونان میں دنیا بھر کے پادریوں کی ایک کانفرنس ہوگی - برطانیہ کے اسقف اعظم لاٹ پادری کے علاوہ مختلف کلیساؤں کے ایک ہزار نمائندے اس کانفرنس میں شامل ہونگے جمعیت الاقوام کا نمائندہ بھی اس میں شریک ہوگا +

پیرس ۸ر مارچ - تھیپول قبرستان میں ایک سو کے قریب انگریز مردوں کی قبریں ایک جاذب توجہ حادثہ کی وجہ سے پھٹ گئیں - مزدور اس قبرستان کے نزدیک ایک سڑک بنا رہے تھے - کہ ان کو ایک تار نظر آیا جس سے زمین میں شگاف کیا ہؤا تھا - انہوں نے اس تار کو کھینچنا چاہا - اس پر ایک خطرناک دھماکا ہؤا - قبرستان کی مٹی کے ڈھیر ہوا میں اڑ گئے اور ایک بہت بڑا سوراخ پیدا ہو گیا - معلوم ہؤا - کہ اس علاقہ میں جنگ کے دوران میں جرمنی نے جو سرنگیں بچھائی تھیں ان میں سے ایک سرنگ ابھی تک نہیں پھٹی تھی - اور یہ تار اس سرنگ کے آلہ آتشگیر کے ساتھ پیوستہ تھی +

رگبی - ۸ر مارچ - ۴۰ سے لے کر ۸۰ گھوڑوں تک کی طاقت کے برسٹل جیوپیٹر ہوائی جہاز کے انجن جن کی آزمائش وزارت ہوائی کے زیر نگرانی کی جا رہی تھی - بہت اطمینان بخش ثابت ہوئے - وزارت نے ان انجنوں پر جا بجا اکتیس مہریں لگا دی تھیں - تاکہ کسی حصہ کی مرمت یا کسی پرزے کی تبدیلی بلا معلوم ہوئے نہ کی جا سکے - جس مشین میں یہ انجن لگا ہے - اب تک دو سو سولہ گھنٹوں میں چوبیس ہزار میل اڑ چکی ہے چوتھی جنوری سے آزمائش شروع ہوئی تھی - اور غالباً پچیس ہزار میل پورے ہونے پر ختم ہو جائے گی +

پیرس - ۹ مارچ - پارلیمنٹ نے بکثرت آراء یہ تجویز منظور کر لی ہے - کہ مالی مسودہ قانون سے بعض محصولات کو علیحدہ کر دیا جائے - اس لئے فرانسیسی وزارت مستعفی ہو گئی +

ہندوستان کی خبریں

الفضل کمپنی کی شاخ بمبئی کی طرف سے ذیل کا پیغام اخبارات کو موصول ہؤا ہے :-

وفد خدام الحرمین کے غلط فہمی پیدا کرنے والے پیغام کی نسبت ہم نے ملک الحجاز و سلطان نجد سے استفسار کیا تھا جس کا جواب یہ دیا گیا ہے :-

"ہم نے گرمجوشی کے ساتھ ارکان وفد کا خیر مقدم کیا انہیں مہمانوں کی طرح رکھا - انہوں نے لوگوں کو یہ کہہ کر غلط راستے پر لگانے کی کوشش کی - کہ وہ خیرات کے لئے گرانقدر رقوم لائے ہیں - لیکن حکومت اس بیان کے خلاف تھی - انہوں نے گندم کی صرف پچاس بوریاں تقسیم کیں - خفیہ طور پر سازشیں اور پروپیگنڈا جاری رکھا - اور لوگوں کو حکومت کے خلاف بھڑکانے کے مرتکب ثابت ہوئے - لوگوں نے بارہا استدعا کی - کہ انہیں (ارکان وفد خدام الحرمین کو) حجاز سے رخصت کر دیا جائے - وفد نے ہم سے درخواست کی - کہ ان کا سفر خرچ ادا کر دیا جائے - ہم نے سفر خرچ ادا کر دیا - اور وہ سویز کے راستے سے رخصت ہو گئے - یہ ان کے اپنے اعمال کا بد نتیجہ ہے +"

دہلی ۸ر مارچ - آج صبح کونسل آف اسٹیٹ کا جلسہ پھر منعقد ہؤا - دو سوالات کے جوابات کے بعد سوراجی ارکان سے کہا گیا - کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں - لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا - اور اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے - سوراجی ارکان کی تعداد ۸ تھی +

دہلی ۸ر مارچ - آج اسمبلی میں غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی - پنڈت موتی لال نہرو نے اپنی جماعت کی طرف سے یہ اعلان کیا - کہ ہم کانگرس کے حکم پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں ہماری جماعت نے اشتراک عمل کا ہاتھ دراز کیا تھا لیکن حکومت نے اس دست مصالحت کی کوئی قدر نہیں کی - حکومت انہیں ذلیل اور رسوا بنانے کی خواہاں ہے - ایک بج کر بیس منٹ پر سوراجیہ جماعت اسمبلی ہال سے باہر آگئی - سر الگزینڈر مڈیمان نے کہا - کہ ملک کو اس اخراج سے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا - بلکہ یہاں رہ کر فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے یہ لوگ اسمبلی کو تباہ کرنے کی قسم کھا کر آئے - تعمیر کے لئے نہ آئے تھے - پنڈت مالویہ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا - کہ حکومت نے نہایت حقارت آمیز رویہ کے ساتھ قومی مطالبات کو ٹھکرا دیا - مسٹر پٹیل نے کہا - کہ سوراجیہ جماعت کے نکل جانے کے بعد اجلاس نہیں رہا - جو قانون اصلاحات کا اقتضاء ہے - اب ضرورت پیش آگئی ہے - کہ حکومت کی مجلس انتظامیہ اپنا انتظامی فیصلہ صادر کرے - اور اس کا فیصلہ کرنا کہ آیا موجودہ اسمبلی جاری رہے یا نہ رہے - حکومت کا کام ہے - اس لئے سرکاری ارکان کی طرف سے کوئی اختلافی تحریک پیش نہ کی جائے - تاکہ مجھے اجلاس کو برخواست کرنے کے غیر معمولی اختیار کا استعمال نہ کرنا پڑے - صاحب صدر نے اسمبلی کے اندر نئی حالت پیدا ہونے کے باعث اجلاس بند کر دیا +

۸ر مارچ پنجاب کونسل کے سوراجی ارکان بھی کونسل کے اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے +

پبلشر [illegible] نظام [illegible] فضل الاسلام پریس قادیان [illegible] صاحب کو مالکان کے لئے [illegible]